

10523- لہک کر لمبی آواز میں اذان دینا

سوال

اذان میں حرف علت کو لمبا کرنے اور سر لگا کر اذان دینے کا حکم کیا ہے، گانے کی حرمت والی حدیث اس پر اجرت لینے کی حرمت بھی ثابت کرتی ہے، کیا بیعہ اذان میں سر لگانا اور گانا حرام ہے یا نہیں؟

پسندیدہ جواب

اذان میں گانا اور سر لگانا اور طرب کے ساتھ اذان کہنا جائز نہیں، لیکن یہ گانے بجانے کی حرمت جیسی نہیں ہے، بلکہ کراہت اور حرمت کے مابین مترد ہے، لیکن اگر ایسا کرنے سے معنی ہی بدل جائے تو پھر حرام ہوگی۔

1- زین الدین عراقی رحمہ اللہ تعالیٰ
کہتے ہیں:

خوش آواز نرمی اور درستگی کے ساتھ اذان کہنا مستحب ہے،... اور سر لگا کر لہک اور لمبا کر کے اور طرب کے ساتھ یعنی گا کر اذان کہنا مکروہ ہے، کیونکہ ایک شخص نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے عرض کی میں آپ سے اللہ کے لیے محبت کرتا ہوں، تو ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے جواب دیا:

میں تجھ سے اللہ کے لیے ناراض ہوں اور تجھ پر غصہ رکھتا ہوں، کیونکہ تم اذان میں بغاوت کرتے ہو۔

حماد رحمہ اللہ کہتے ہیں یعنی طرب کے ساتھ گا کر اذان دیتے ہو۔

2- ولی الدین عراقی کا کہنا ہے:

الشاشی نے "المعتد" میں کہا ہے
کہ:

صحیح اور درست یہ ہے کہ اس کی آواز میں نرمی اور حزن ہونے کہ آواز میں سختی اور دیہاتوں والی درشتی، اور نہ ہی تکلف کے ساتھ مردوں جیسی نرمی ہو...

صاحب "الحاوی" کہتے ہیں: حد سے بڑھنا یہ ہے کہ کلام میں تنظیم یعنی موہ نہ بھر کر بولنا اور الفاظ موٹے کرنا، اور باچھیں پھیلا کر یعنی اور حد سے تجاوز کرنا ہے۔

وہ کہتے ہیں: اذان میں لحن یعنی سر لگانا مکروہ ہے کیونکہ یہ فہم سے خارج کر دیتی ہے، اور سلف رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس سے اجتناب کیا ہے، بلکہ بعد میں آنے والوں نے اس کی ایجاد کی۔

دیکھیں: طرح التثریب (3/118-120)

.)

3- ابن الحاج کہتے ہیں: فصل:

اذان میں لحن اختیار کرنے کی ممانعت کا بیان:

اسے خود بھی لحن یعنی سر لگا اور گا کر اذان دینے سے باز رہنا چاہیے اور دوسروں کو بھی گانے کی مشابہت کرنے سے منع کرے، یہ تو اس وقت جب یہ اکٹھے ہو کر باجماعت میں نہ ہو، وہ سب گاکر طرب کے ساتھ جو گانے کے مشابہ ہو ایسا کریں حتیٰ کہ یہ بھی علم نہ ہو کہ وہ کیا کہہ رہے ہیں اور اذان کے الفاظ کا بھی علم نہ رہے، صرف آوازیں کم اور زیادہ ہوں، یہ ایسی بدعت ہے جو ابھی کچھ مدت قبل ہی وجود میں آئی ہے جو بعض امراء نے اپنے بنائے ہوئے مدرسہ میں ایجاد کی اور پھر دوسری جگہ پر بھی سرایت کر گئی اور اس دور میں شام میں جو اذان کہی جا رہی ہے یہ ایک قبیح بدعت ہے۔

جبکہ اذان کا مقصد تو نماز کے لیے

پکار اور اعلان ہے، اس لیے اس کے الفاظ کی سمجھ آنا ضروری ہے، لیکن آج کل جو اذان دی جا رہی ہے اس کی سمجھ ہی نہیں آتی کیونکہ اس میں گانے وغیرہ کے الفاظ ملا لیے گئے ہیں اور پھر حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

”جس نے بھی ہمارے اس دین میں کوئی
نئی چیز لہجہ کی جو اس میں سے نہیں تو وہ مردود ہے“

اور امام ابو طالب مکی اپنی کتاب میں
رقمطراز ہیں :

اذان میں جو لحن اور سر لگانا اور گا
کر اذان دینا لہجہ کی لہجہ ہے وہ حد سے تجاوز اور بغاوت ہے، ایک مؤذن نے ابن
عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا :

میں آپ سے اللہ کے لیے محبت کرتا
ہوں۔

تو ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
اسے فرمایا :

”لیکن میں تجھ سے اللہ کے لیے
ناراضگی رکھتا ہوں۔

وہ شخص کہنے لگا : اے ابو عبد الرحمن
وہ کیوں ؟

تو ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
جواب دیا :

”کیونکہ تم اذان میں بغاوت کرتے ہو،
اور اس کی اجرت لیتے ہو۔

اور ابو بکر آجری رحمہ اللہ تعالیٰ کہا
کرتے تھے :

میں بغداد سے نکلا کیونکہ میرے لیے
وہاں رہنا حلال نہ تھا اس لیے کہ انہوں نے ہر چیز میں بدعت لہجہ کی تھی، حتیٰ کہ
قرآت قرآن اور اذان میں بھی، یعنی اجرت لیتے، اور لحن کے ساتھ اذان کہتے تھے۔ انتہی

دیکھیں: المدخل: (245/2-246).

4- ”الرونة“ میں ہے:

اذان میں طرب اختیار کرنا مکروہ ہے،
اور ”الطراز“ میں ہے: تطریب یعنی طرب اختیار کرنا یہ ہے کہ:

آواز لکنا اور اسے میں لڑکھڑاہٹ پیدا
کرنا تطریب ہے، اس کی اصل خفقت اور نرمی ہے جو شدت فرح یا پھر غم کی شدت سے پیدا
ہوتی ہے جو کہ اضطراب یا طرب ہے۔

اور ”العنتیہ“ میں ہے: اذان میں
تطریب اختیار کرنا منکر ہے، ابن حبیب کہتے ہیں: اسی طرح بغیر کسی تطریب کے تحزین
بھی، حروف میں املہ اور ان میں سر پیدا نہیں کرنا چاہیے، اس میں سنت یہ ہے کہ آواز
بلند ہو، اور حد کے ساتھ اذان کہی جائے۔ انتہی

اور ابن فرحون کہتے ہیں:

تطریب یہ ہے کہ: الف مقصورہ والا حروف
لمبا کرنا، اور الف مدودہ والا حروف چھوٹا کرنا۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
نے ایک شخص کو طرب کے ساتھ اذان کہتے ہوئے سنا تو کہنے لگا:

اگر عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ زندہ
ہوتے تو تیرے جہڑے اکھیر کر رکھ دیتے۔ انتہی

اور ابن ناجی کہتے ہیں:

تطریب مکروہ ہے؛ کیونکہ یہ خشوع اور
وقار کے منافی ہے، اور یہ گانے کی طرف لے جاتی ہے، اگر زیادہ تطریب نہ ہو تو یہ
مکروہ ہے، لیکن اگر زیادہ ہو تو پھر حرام، اور ابن حبیب نے تحزین کو تطریب کے ساتھ
ملحق کیا ہے۔

... اس سے حاصل یہ ہوا کہ اذان میں
آواز کو بہتر بنانا اور اچھا کرنا مستحب ہے، اور آواز بلند ہونی چاہیے، اور قطع
اور غلیظ آواز اور اگر زیادہ تطریب نہ ہو تو مکروہ و گرنہ حرام ہے۔

دیکھیں: مواہب الجلیل بحطاب (1)
437-438)۔

5- شیخ محمد بن ابراہیم رحمہ اللہ
تعالیٰ کہتے ہیں:

اذان میں مطلوبہ مد سے زیادہ مد کرنا
اور حروف کو کھینچنا نہیں چاہیے، کیونکہ اگر ایسا کرنے سے معنی بدل جائے تو اذان
باطل ہو جاتی ہے مد والے حروف کو اگر مد لازم سے زیادہ مد دینا جائز نہیں، حتیٰ کہ
اگر حرکات کو زیادہ مد دے کر کھینچ دیا جائے اور اگر اس سے معنی بدل جائے تو یہ
صحیح نہیں، اگر معنی نہ بدلے تو مکروہ ہے۔

دیکھیں: فتاویٰ الشیخ محمد بن ابراہیم
(125/2)۔

6- شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالیٰ
عنه کہتے ہیں:

اللحن: لحن اور طرب کے ساتھ اذان
کننے والا شخص: یعنی جو شخص سر لگا کر اور گا کر اذان کہتا ہے وہ ایسے ہے گویا کہ
وہ گانے کے الفاظ کھینچ رہا ہو یہ کفایت تو کر جائیگی لیکن مکروہ ہے۔

اللحنون: وہ ہے جس میں لحن کیا جائے،
یعنی: عربی قواعد و ضوابط کی مخالفت کرنا، لیکن لحن کی دو قسمیں ہیں:

ایک ایسی قسم ہے جس کے ساتھ اذان
صحیح نہیں، وہ یہ کہ جس کے ساتھ معنی تبدیل ہو جائے۔

اور دوسری قسم کے ساتھ اذان صحیح ہے،
لیکن یہ مکروہ ہے، اس کے ساتھ معنی نہیں بدلتا، مثلاً اگر مؤذن یہ کہے: اللہ اکبار،

تو یہ صحیح نہیں کیونکہ اس سے معنی بدل جاتا ہے، کیونکہ اکبار کبر کی جمع ہے، جس طرح اسباب سبب کی جمع اور یہ طبل ہے۔

دیکھیں: الشرح الممتع (2/62-63)

.)

واللہ اعلم.